

## 13632 - ماں ، باپ ، اور چار بھائیوں میں ترکہ کی تقسیم

### سوال

ایک شخص اپنے پیچھے ماں ، باپ ، اور چار بھائی چھوڑ کر فوت ہوا تو اس کا ترکہ کیسے تقسیم ہوگا ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے اور اس میں دو قول ہیں :

پہلا قول :

اکثر علماء اسی کے قائل ہیں اور حنبلی مسلک میں بھی صحیح یہی ہے کہ جب مسئلہ میں والدین اور ایک سے زیادہ بہن بھائی ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ اور باقی باپ کو ملے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

اگر اس کے بھائی ہوں تو اس کی ماں کے لیے چھٹا حصہ ہے

اس آیت کریمہ کا عموم اس پر دلالت کرتا ہے کہ بھائی ماں کو ایک تہائی سے محروم کر کے اسے چھٹا حصہ دلائیں گے چاہے بھائی خود وارث ہوں یا محروم رہیں .

شافعیوں میں سے رملي رحمہ اللہ کہتے ہیں : آپ یہ علم میں رکھیں کہ پیچھے جو کچھ بیان ہوا ہے اس میں حجب کی شرط وراثت ہے لہذا جو کوئی بھی کسی مانع جس کا بیان آگے آ رہا ہے کی بنا پر وارث نہ بنے وہ کسی دوسرے کو وراثت سے نہ تو بالکل محروم کر سکتا ہے اور نہ اس کے حصہ میں کمی کر سکتا ہے یا اسی طرح محروم ہو لیکن ایک صورت میں مثلاً والد کے ساتھ بھائی اس صورت میں بھائی باپ کی وجہ سے محروم رہیں گے اور ماں کو ایک تہائی سے کم کر کے چھٹے حصہ پر لے آئیں گے ، اور اس کے بیٹے دادا کے ساتھ اس کے ساتھ محروم ہونگے اور اسے چھٹے حصہ دلائیں گے ، اور خاوند اور سگی بہن اور ماں اور والد کی جانب سے بھائی کی صورت میں بھائی کو کچھ نہیں ملے گا باوجود اس کے کہ وہ سگی بہن کے ساتھ مل کر ماں کو چھٹے حصہ تک لے آئیں گے .

دیکھیں : نہایت المحتاج شرح المنہاج ( 6 / 16 )

اور مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ ( ہر وہ شخص جو کسی بھی حال میں وارث نہیں بنتا وہ کسی وارث کو محروم بھی نہیں کرتا ) لیکن پانچ مسائل میں : ... دوسرا : ماں باپ اور بھائی ماں کو چھٹے حصہ دلائیں گے اور باپ کی وجہ سے خود

محروم رہیں گے اور وارث نہیں بنیں گے .

دیکھیں : حاشیة العدوي ( 2 / 388 )

دوسرا قول :

باپ کی بنا پر محروم بھائیوں کے ساتھ ماں کو ایک تہائی حصہ ملے گا ، یہ قول بعض متاخرین علماء کرام کا ہے اور شیخ الاسلام تقي الدين ابن تيمية رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اختیار کیا ہے .

اور باقی اصحاب اس کے خلاف ہیں :

اس کی وجہ : کہ بھائی ماں کو اس وقت ایک تہائی سے چھٹہ حصہ پر اس وقت لائیں گے جب وہ وارث ہوں تا کہ وہ اس حجب نقصان سے خود فائدہ اٹھائیں اور مندرجہ ذیل فرمان باری تعالیٰ سے استدلال کیا جاسکتا ہے :

اگر اس کے بھائی ہوں تو اس کی ماں کے لیے چھٹا حصہ ہے اس میں باپ کا ذکر نہیں کیا تو یہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم بھائیوں کے ساتھ اکیلی ماں کی صورت میں ہے تو اس طرح چھٹے حصہ کے بعد باقی سارا مال بھائیوں کا ہو گا ، عصر حاضر میں حنابلہ میں سے شیخ عبدالرحمن بن ناصر السعدي رحمہ اللہ تعالیٰ نے اختیار کیا ہے ان کا قول ہے :

( صحیح یہ ہے کہ محبوب بھائی ماں کو ایک تہائی سے محروم نہیں کریں گے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : اگر اس کے بھائی ہوں اس سے مراد وارث ہیں - توجس طرح محبوب بوصف ان میں شامل نہیں اسی طرح محبوب بشخص بھی ان میں شامل نہیں ہوسکتا، اور اس لیے کہ فرائض کا قاعدہ ہے جو وارث نہیں وہ نہ تو حجب حرمان اور نہ ہی حجب نقصان بن سکتا ہے ، اور اس لیے کہ ان کا ماں کے حصہ کو کم کرنے کی حکمت یہ ہے کہ ان کے لیے مال متوفر ہوسکے م لہذا جب وہ وارث نہیں ہونگے تو وہ محروم بھی نہیں کریں گے ) واللہ اعلم .

دیکھیں : التحقيقات المرضية للفوزان ( 87 - 88 )

شیخ الاسلام ابن تيمية رحمہ اللہ کہتے ہیں :

فصل : بھائی ماں کو ایک تہائی سے محروم کر کے چھٹہ حصہ تک اس وقت لائیں گے جب وہ وارث ہوں اور باپ کی بنا پر محروم نہ ہوں تو ماں، باپ ، اور بھائیوں کی صورت میں ماں کو ایک تہائی ملے گا ، اور اجماع کی بنا پر دادا ماں کی طرف سے بھائیوں کو ساقط کر دے گا ، اور اسی طرح والدین یا باپ کی جانب سے بھی ، یہ امام احمد سے ایک روایت ہے ، اور بعض حنابلہ نے اسے اختیار کیا ہے ، اور صحابہ کرام میں سے ابوبکر الصديق وغيره رضي الله عنهم کا مذہب ہے .



دیکھیں : الفتاوي الكبرى ( 5 / 446 )

اس لیے کہ اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے لہذا آپ اپنے ملك کے قاضي سے رابطہ کریں اس لیے کہ حاکم کا حکم اختلاف کو ختم کر دیتا ہے .

والله اعلم .